Regd. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۵ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ احسان ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت بوجہ بے چینی خراب رہی۔ آج صبح بھی بے چینی کی بہت شکایت رہی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ از مری

مری ۱۲ جون بوقت پونے نو بجے صبح (بذریعہ فون)۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ بے چینی خراب رہی۔ رات نیند اچھی طرح نہیں آئی۔ آج صبح کافی بے چینی رہی۔ احباب جماعت خاص طور پر درد دل سے ہر وقت اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تاکہ ہمارا قادر خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے نو بجے صبح - مری ۱۲ جون ۱۹۵۹ء

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہا کی صحت یابی کے لئے

— دعا کی تحریک —

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور میں ہی قیام فرما ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ابھی کوئی خاص افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

مغربی پاکستان میں بعض نئے کالجوں کا قیام

لاہور ۱۲ جون۔ مغربی پاکستان میں اس ہفتہ سے لڑکوں کے پانچ نئے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج اور ہائر سیکنڈری سکول کام کرنا شروع کر دیں گے۔ صوبائی محکمہ تعلیم نے یہ سکول اور کالج ملتان۔ گوجرہ۔ جیکب آباد۔ نوشہرو اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم کئے ہیں۔ اسی طرح صوبائی حکومت نے فتحپور، مظفرگڑھ، دادو اور پشاور میں ڈگری کالج قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

مصری لیڈروں کی جماعت آج لنڈن پہونچ رہی ہے

قاہرہ ۱۲ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سابق وزیر میجر صلاح سالم جو آجکل اشاعتی ادارہ دار التحریر کے سربراہ ہیں ان مصریوں کی جماعت میں شامل ہوں گے جو آج یہاں سوڈان ایرویز کی دریائے نیل سروس کے افتتاحی طیارہ میں پہونچ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر سالم یہاں آئے۔ تو ان کے اور دفتر خارجہ کے انڈر سکرٹری سر راجر اسٹیونز کے مابین ملاقات کا انتظام کیا جائے گا۔ برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ میں سفارتی تعلقات برقرار نہ رہنے سے سالم کے ساتھ دفتر خارجہ میں کوئی سرکاری نوعیت کی ملاقات نہیں ہو سکتی۔

تعلیم الاسلام کالج میں جلسۂ تقسیم اسناد

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۴ جون ۱۹۵۹ء کو بروز اتوار صبح ۷ بجے منعقد ہو گا۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے شریک ہو کر کامیاب ہونے والے طلباء نیز انعامات و کلرز وغیرہ حاصل کرنے والے طلباء ۱۳ جون کو یہاں پہونچ جائیں۔ تاکہ ۶ بجے شام ریہرسل میں شریک ہو سکیں۔

کانووکیشن ایڈریس محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) صدر شعبہ فلسفہ و نفسیات کراچی یونیورسٹی پڑھیں گے۔ ربوہ کے جن احباب کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کئے گئے ہیں۔ وہ ساڑھے ۶ بجے صبح تک کالج ہال میں اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۹ء

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْن

ایک معاصر اپنے ادارتی نوٹ میں رقمطراز ہے:۔

"وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب واشنگٹن جاتے ہوئے قاہرہ ٹھہرے تھے وہاں انہوں نے صدر ناصر وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبدالمنعم قیسونی اور وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی سے ملاقات کی تھی۔ قاہرہ سے روانہ ہوتے وقت مسٹر شعیب نے بتایا کہ عرب جمہوریہ کے لیڈروں سے ان کی بات چیت نتیجہ خیز رہی۔ اس ضمن میں ان سے کہا گیا کہ وہ کمیونزم کے سدباب کے متعلق پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے نظریات پر روشنی ڈالیں۔ تو انہوں نے کہا کہ دونوں حکومتیں کمیونزم کی مخالف ہیں۔ ممکن ہے دونوں کمیونزم کے سدباب کے طریق کار میں اختلاف رکھتی ہوں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس کا نظریہ ہے کہ اسلامی نظریہ ہی قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ مسٹر شعیب نے اسلامی نظریہ سے جو توقع ظاہر کی ہے فی الحقیقت وہ اسی پر پورا اترتا ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں اسلامی نظریہ ہی وہ واحد نظریہ ہے جو بڑھتے ہوئے کمیونزم کا سدباب کر سکتا ہے"۔

یہ بات اکثر مسلمانوں کی زبان پر آتی رہتی ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو دو متضاد نظریاتی نظام بروئے عمل آئے ہوئے ہیں۔ یعنی ایک مغربی سرمایہ دارانہ نظام اور دوسرے اشتراکی نظام یہ دونوں نظام دنیا کے مسائل کا حل نہیں کر سکتے بلکہ ایک تیسرا نظام یعنی اسلامی نظام ہی ان مسائل کا بہترین حل ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا نوٹ میں بھی تقریباً یہی بات کمیونزم کے مقابلہ میں کہی گئی ہے۔ اور دعوےٰ کیا گیا ہے کہ کمیونزم کا مقابلہ اسلام ہی کر سکتا ہے۔ ہم خود یہی رائے رکھتے ہیں۔ اور ہم معاصر سے اس بات میں بھی متفق ہیں کہ

"یہ طاقت اس (اسلام) میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اس نظریہ کو پاکستان کی حیات اجتماعی میں عملاً نافذ کیا جائے۔ زبانی اظہار عقیدت سے اس نظریہ سے وہ کام نہیں لیا جا سکتا جس کی طرف وزیر خزانہ نے اشارہ کیا ہے"

حقیقت یہ ہے کہ کسی نظریاتی تحریک کے جوہر عمل کے میدان ہی میں کھل سکتے ہیں

لیکن ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسلام بھی مغربی سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظاموں کی طرح محض ایک بنیادی نظریاتی نظام ہے۔ اور وہ بھی حقیقی معنوں میں اسی طرح بروئے کار آ سکتا ہے۔ جس طرح متذکرہ بالا نظریاتی نظام آتے ہیں۔

ان نظاموں اور اسلامی نظام میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اول الذکر دونوں نظام خالصتہً مادی نظام ہیں۔ اور محض انسانی عقل کے مرہون ہیں۔ لہٰذا ان دونوں نظاموں کا باہمی تصادم محض عقلیت پر ہے۔ دونوں ایک سطح پر باہم نبرد آزما ہیں۔ لیکن اسلامی نظام کی سطح ان دونوں نظاموں سے بالکل الگ ہے۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہے۔ جس کا عملی دنیا میں محرک تقوےٰ ہے اور صرف تقویٰ یہ تقوےٰ کوئی خیالی اور وہمی چیز نہیں ہے۔ یا کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کا انسانی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ اور جو دنیا کے کاروبار سے الگ رہ کر حاصل کیا جاتا ہے۔ بلکہ تقوےٰ کے معنے یہ ہیں کہ زندگی کو ان اصولوں کے مطابق بسر کیا جائے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک اور اسوۂ حسنہ نبوی ؐ میں عملاً ہمیں عطا کئے ہیں۔ اور جن پر عمل کرنے کی محرک صرف اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی ہو اور کوئی دنیا کی ملونی اس میں نہ ہو۔ بہر حال یہ امر دلچسپی اور افادیت سے خالی نہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کی خصوصیات کا مختصر تجزیہ کیا جائے۔ تاکہ اسلامی نظام کی خصوصیات کا صحیح تصور اجاگر کیا جا سکے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام خالصتہً مادہ پرستی پر مبنی ہیں۔ اور ان دونوں کا راہنما صرف عقلیت ہے یورپ میں صنعت و تجارت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مغربی سرمایہ دارانہ نظام ابھرتا چلا گیا ہے۔ اس کا نمایاں نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے افراد دو طبقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک طبقہ سرمایہ داروں کا طبقہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ محنت کشوں کا طبقہ کہلاتا ہے۔ اس نظام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر شخص آزاد ہے کہ جس قدر دولت چاہے اپنے پاس جمع کرے۔ صنعت و تجارت کی ترقی کے ساتھ سرمایہ آہستہ آہستہ چند افراد کے پاس جمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں

"زر کشد در جہاں گنج گنج"

کا اصول کار فرما ہے جوں جوں کسی واحد شخص یا کمپنی کے پاس دولت زیادہ ہوتی گئی۔ توں توں اس کا کاروبار بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اور وہ

لوگ جو مزدور اور محنت کش تھے سرمایہ داروں کے اقتصادی غلام بنتے چلے گئے۔ کیونکہ انہیں مزدوری خاص معیار کے مطابق ملتی رہی۔ جو بمشکل ان کی ضروریات کو پوری کر سکتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مزدور زیادہ اجرت مانگتا ہے مگر سرمایہ دار کم سے کم اجرت دے کر خود زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے لازم تھا کہ اس کا ردعمل ہوتا۔ بعض سمجھدار لوگوں نے اس کا علاج سوچنا شروع کیا۔ اور وہ آخر مارکس کی صورت میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس طبقاتی جنگ کو ختم کرنے کا صرف واحد طریقہ یہ ہے کہ تمام دولت کو حکومت کی ملکیت بنا دیا جائے۔ اور اس کے حصول کے لئے انہوں نے یہ طریق پیش کیا کہ مزدوروں کو ابھار کر سرمایہ داروں سے تمام دولت اور ذرائع پیداوار چھین لئے جائیں اور مزدوروں کے ہاتھ میں اقتدار کی عنان بھی آ جائے چونکہ یہ ردعمل بھی مادہ پرستی کی سطح پر ظہور پذیر ہوا ہے۔ اس لئے اس کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے سب سے موزوں ہتھیار جبر کو سمجھا گیا اور کافی خون خرابہ کے بعد روس میں اشتراکی انقلاب لایا گیا ہے۔ اب روس کی راہنمائی میں کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ساری دنیا کے ممالک میں یہ انقلاب برپا کیا جائے۔ دوسری طرف مغربی سرمایہ داری نظام کے قائد یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کمیونزم کے سیلاب کو روکا جائے۔

. . . .

ان دونوں متحارب نظاموں میں سے کون آخر میں کامیاب ہوگا۔ یہ تو آئندہ زمانہ بتائے گا۔ لیکن ہمارے لئے اس وقت جو امر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو زندگی کے مسائل کو کما حقہ حل کر سکتا ہے۔ ہماری دانست میں ان دونوں نظاموں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جو زندگی کے مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ اور جو آخر میں کامیاب ہو کر انسان کے لئے پُر امن زندگی کا ضامن بن سکتا ہے۔ تیسری صورت بھی کہ دونوں نظام اپنی اپنی جگہ قائم رہیں۔ اور ایک دوسرے پر تجاوز نہ کریں ناممکن الوقوع نظر آتی ہے جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ دونوں مادہ پرستی اور عقلیت پر انحصار رکھتے ہیں۔ اور مجرمانہ حرص و ہوا سے بری نہیں ہو سکتے۔ سچی بات یہ ہے کہ کمیونزم گو ابتداءً بڑا دلآویز نظر آتا ہے۔ اور مزدوروں اور عوام کو مساوات کے فریب میں لا سکتا ہے تاہم عملی زندگی میں مغربی سرمایہ داری کی طرح ناکام ثابت ہوا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ باوجود خون خرابہ کے جو اس کے طریق کار کا لازمی نتیجہ ہے۔ سرمایہ داری ہی کی ایک

قبیح ترصورت ہے۔ کیونکہ ایک روسی مزدور اور کروشچیف کے معیار زندگی میں شاید اس سے بھی کہیں زیادہ فرق ہے جتنا کہ ایک امریکی مزدور اور آئزن ہاور کے معیار زندگی میں نظر آتا ہے۔ کمیونزم نے جو کچھ ہے فرق یہ ہے کہ آقا بدل دیئے ہیں۔ ورنہ مزدوروں اور غلاموں کی زندگی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اشتراکی مزدور سرمایہ دارانہ نظام کا معیار آزادی بھی کھو بیٹھے ہیں۔

ان دونوں نظاموں کی ناکامی کی وجہ جیسا کہ ہم اشارہ کر چکے ہیں یہ ہے کہ دونوں کی بنیاد خالصتہً مادہ پرستی پر ہے اور چونکہ انسانی زندگی کے بعض بنیادی مسائل ایسے ہیں جو مادہ پرستی کے اصول کے مطابق دو اور دو چار کی طرح حل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے باوجود مادی انتہائی ترقی کے یہ معمہ لاینحل ہی رہے گا۔ تا وقتیکہ اسلامی تقویٰ کا اصول بروئے کار نہ لایا جائے۔ چونکہ لائحہ حیات جو قرآن کریم اور سنت میں دیا گیا ہے۔ وہ تقوےٰ کے بنیادی اصول پر مبنی ہے۔ اس لئے اس کی نوعیت بالکل مختلف ہے۔ اسلام سرمایہ دارانہ نظام کی طرح انسان کو ہر طرح کی آزادی دیتا ہے۔ اور تقاضا کرتا ہے کہ ہر انسان اپنے قوے کی پوری حد تک دولت پیدا کرے۔ لیکن تقوےٰ کا تقاضا یہ ہے کہ وہ دولت پیدا کرنے کے لئے حلال ذرائع استعمال کرے۔ کوئی ایسا طریقہ نہ استعمال کرے۔ جس سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہو۔ اگر وہ آقا ہے تو مزدور کی اجرت اتنی دے۔ جو اس کی ضروریات کی کفیل ہو۔ اور فوری طور پر ادائیگی کرے۔ اور اگر وہ مزدور ہے تو پوری جفاکشی سے کام کرے۔ اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ لیکن اسلام یہیں بس نہیں کرتا۔ بلکہ اکتناز اور احتکار سے منع کرتا ہے۔ حرص و ہوا سے روکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ توقع رکھتا ہے . . . .

. . . . کہ ہر ایک انسان اپنی ضروریات کے علاوہ جتنا فالتو مال ہو۔ وہ رفاہ عام کے کاموں کے لئے حکومت کے سپرد کر دے۔ ایسا وہ خوشنودی خدا کے لئے کرے۔ اور آئندہ زندگی میں اجر حاصل کرنے کے لئے کرے۔ اس کے علاوہ حکومت ایک حد تک اس سے ٹیکس لے سکتی ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اور حکومت زکوٰۃ کے علاوہ بھی بعض وقت اس کو طوعی انفاق کی ہدایت کر سکتی ہے۔ ہم یہاں ان تمام تفصیلات میں نہیں جا سکتے

(باقی دیکھیے صفحہ ۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے؟

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میرے مضمون "دعاؤں اور صدقات کی حقیقت" کو پڑھ کر بعض دوست پوچھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور شفایابی کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے۔ سو ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خدا ہر زبان کو جانتا اور سمجھتا ہے بلکہ بے زبانوں کی زبان تک سے واقف ہے۔ اس سے نہ کوئی زبان سے نکلا ہوا لفظ مخفی ہے اور نہ کوئی دل کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی خواہش اس سے پوشیدہ ہے۔ پس ہر انسان اپنے قلبی جذبات اور لسانی تلفظات کے مطابق جن الفاظ یا جن اشارات سے بھی دعا کرنے میں سہولت اور حضورِ قلب پائے اسی کے مطابق دعا کرے۔ خدا اس کی سُنے گا اور اس کے اخلاص اور اپنی سنت کے مطابق اس سے معاملہ کریگا۔ اسی لئے قرآن نے دعا کے تعلق میں تضرعاً وخفیۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ خدا ایسی دعا کو بھی سنتا ہے جو پھوٹ پھوٹ کر زبان سے نکلتی ہے اور ایسی دعا پر بھی کان دھرتا ہے جو دل کی گہرائیوں کے اندر ابلتی رہتی ہے اور زبان پر نہیں آسکتی۔

مگر بہرحال عام حالات میں مسنون دعائیں اور خصوصاً وہ دعائیں جو خود خدا نے سکھائی ہیں اپنے اندر زیادہ برکت اور قبولیت کا زیادہ درجہ رکھتی ہیں۔ میں ان دعاؤں میں سے اس جگہ دوستوں کی تحریک کے لئے صرف دو دعائیں درج کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک دعا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اور دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا یہ ہے جس کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے:۔

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

"یعنی اے انسانوں کے خالق و مالک خدا تو (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی) بیماری اور تکلیف کو دُور فرما کیونکہ تمام شفا تیرے ہاتھ میں ہے اور حقیقۃً تیری شفا ہی اصل شفا ہے۔ پس تو (حضرت امیر المومنین کو) ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔"

دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے اور اس طرح گویا وہ خود خدا کی سکھائی ہوئی دعا ہے۔ یہ دعا ان الفاظ میں ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اِشْفِ (عَبْدَکَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ)

"یعنی میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو تمام شفاؤں کا مالک ہے اور ہر بیماری کو دُور کر سکتا ہے۔ پھر میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جو انسانی تکلیفوں اور دکھوں پر اپنی بخشش کا پردہ ڈالنے والا اور مجسم رحمت ہے۔ اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو سب سے بڑھ کر مہربان اور سب سے بڑھ کر شفیق ہے۔ اے ہماری حفاظت کرنے والے خدا اور اے زمین و آسمان کے غالب آقا اور اے وہ جو اپنی مخلوقات کو خود اپنی چیز سمجھتا اور ان کا ساتھی ہے اور اے وہ جو سب کا دوست اور نگران ہے تو اپنے بندے امیر المومنین کو اپنے فضل سے شفا دے۔"

یہ دو دعائیں انشاء اللہ بہت بابرکت اور مؤثر ہوں گی مگر دعاؤں کے تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا ہر دعا سے پہلے سورۃ فاتحہ اور درود شریف کا پڑھنا بہت مبارک اور بہت مؤثر ہے۔ پس دعا کے وقت اصل دعا سے قبل سورۃ فاتحہ اور درود ضرور پڑھنا چاہیئے بشرطیکہ اس کا موقعہ ہو ورنہ وقت کی تنگی کی صورت میں تو خدا کے فرشتے مومنوں کے ایک لفظ بلکہ دردمند دل کی خواہش تک کو شوق کے ساتھ اچکتے اور فوراً آسمان پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مچھلی کے پیٹ میں سے حضرت یونسؑ کی مضطربانہ دعا ایک آنِ واحد میں آسمان تک جا پہنچی۔ ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا وھو الغفور الودود۔

والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

حال لاہور

۹ جون ۱۹۵۹ء

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدائی کام انسان سے کب صادر ہوتے ہیں؟

"خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس میں سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں۔ اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد آزار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے خُلِقَ الانسان ضعیفاً انسان کا اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک اتنے اعضاء نہیں رکھتا جس قدر کہ اس کو امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جب وہ اتنی کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے تو پھر اس کے لئے امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کیساتھ اسکا معاملہ صاف ہو اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ صدق کو اختیار کرے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۵۲، ۳۵۳)

قربانی کا عظیم الشان مظاہرہ

(از مکرم عبد الکریم خانصاحب کاٹھگڑھی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

آج سے کوئی اکتالیس بیالیس سو سال پہلے دنیا میں ایک عظیم الشان واقعہ ظہور میں آیا۔ وہ واقعہ جو تاریخ عالم میں اس وقت سے لے کر آج تک سنہری حروف سے لکھا گیا اور آئندہ بھی جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ اس طور پر لکھا جائے گا۔ میری مراد اس عظیم الشان قربانی سے ہے جو ابوالانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی اور وہ عدیم النظیر قربانی جو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے پیش کی اور وہ بے مثال قربانی جو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی۔ مختصر واقعہ یوں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں عین بڑھاپے میں ان کی بیوی حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے خدا تعالےٰ کی بشارت کے ماتحت ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اسماعیلؑ ابھی بچہ ہی تھے کہ ان کی دوسری والدہ حضرت سارہؓ نے کسی وجہ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مطالبہ کیا کہ ہاجرہؓ اور اس کے بیٹے کو گھر سے نکال دو۔ اس چیز سے طبعاً حضرت ابراہیم علیہ السلام رنجیدہ ہوئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ ”رنجیدہ مت ہو اور اس بات کو برا نہ جان بلکہ جیسے سارہؓ کہتی ہے ویسے ہی کر۔ اسحاقؑ بھی تیری اولاد ہے۔ مگر میں ہاجرہؓ کے فرزند اسماعیلؑ سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا۔“

(دیکھو پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۲ و ۱۳)

چنانچہ اللہ تعالےٰ کے اس حکم کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہؓ کو عرب کی سرزمین میں وادی مکہ میں لائے۔ یہ وہی مکہ ہے جو اب مکہ کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ یہ خطہ بالکل غیر آباد اور بے آب و گیاہ تھا۔ مکہ (جسے اب مکہ معظمہ کہا جاتا ہے) کی صفا و مروہ کی گھاٹیوں کے پاس ان دو (ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ) بے کس و بے بس اور بے سروسامان جانوں کو معمولی سا زاد اور ایک مشکیزہ پانی کا دے کر ان کو چھوڑ کر اپنے وطن (فلسطین) کو واپس روانہ ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس جاتے ہوئے دیکھ کر حضرت ہاجرہ رضی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑیں اور نہایت ہی زور سے پیچھے میں کہنے لگیں:

آپ کہاں جا رہے ہیں اور ہمیں اکیلا کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟“

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل اس وقت بھرا ہوا تھا خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب دو تین بار حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے یہ سوال دوہرایا اور حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے کوئی جواب نہ پایا تو آخر انہوں نے کہا آپ کچھ تو بولیں۔ ”کیا خدا تعالےٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے“؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ”ہاں“ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بول سکے اور خاموش رہے۔ اس پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بولیں

”اگر یہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے تو پھر آپ بے شک جائیں ہماری پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالےٰ ہم کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔“

یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ واپس لوٹ پڑیں۔ اللہ اللہ! عورت ذات ہو کر ایسے کٹھن وقت میں جبکہ مستقبل میں بظاہر حالات خطرناک مصائب و آلام کی آندھیاں نظر آ رہی ہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر دینا مزید براں یقین ہو کہ اللہ تعالےٰ ہرگز ہمیں ضائع نہیں کرے گا“ یہ توکل و ایمان کا ایک عظیم الشان مقام ہے۔ واقعی خدا تعالےٰ نے ہاجرہ کے ساتھ وہی رحیمانہ سلوک کیا کہ جس کی انہیں امید تھی

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر تھوڑی دور گئے تو پیچھے نظر دوڑائی اور خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگی

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ط

(سورۃ ابراہیم ع ۶)

یعنی اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایسی وادی میں جو کھیتی کے قابل ہی نہیں آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب یہ اس لئے ہے کہ وہ نماز کو قائم کریں۔ پس اے خدا! تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے اور ان کو پھلوں میں سے رزق عطا فرما تا کہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔

تاریخ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت ہاجرہؓ کا زاد راہ ختم ہو گیا تو بمقتضائے بشریت ان کو اپنے لخت جگر کے متعلق سخت فکر دامنگیر ہوا اور وہ اِدھر اُدھر پانی کی تلاش میں پھرنے لگیں مگر پانی کا ایک قطرہ تک بھی نہ مل سکا اور بچہؑ کی حالت پیاس سے ابتر ہو رہی تھی آخر اسماعیلؑ کی حالت زار جب نہ دیکھی گئی تو وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں تا کہ اپنے معصوم جگر گوشہ کی بے پناہ تکلیف اور کرب کو نہ دیکھیں اور آسمان کی طرف منہ کر کے روئیں اور پھر ایک دفعہ پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑیں اور صفا پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی جب کوئی امید نظر نہ آئی تو بھاگتی ہوئی مروہ پر آئیں۔ وہاں سے پھر دوڑتی ہوئی صفا کی طرف گئیں اور اس طرح انہوں نے نہایت بے چینی و بے تابی میں ان پہاڑیوں پر سات چکر کاٹے اور ساتھ ساتھ زار و زار روتی بھی جاتیں اور خدا تعالےٰ سے دعا بھی کرتی جاتی تھیں مگر نہ تو کوئی پانی کا پتہ لگتا تھا اور نہ ہی کوئی انسان نظر آتا تھا۔ آخر جب ہاجرہؓ کا کرب انتہا کو پہنچ گیا تو ساتویں چکر کے بعد ہاجرہؓ کو ایک غیبی آواز سنائی دی کہ اے ہاجرہ! اللہ تعالےٰ نے تیری اور تیرے بچے کی فریاد سن لی“ یہ آواز سن کر وہ واپس آئیں تو جس جگہ بچہ بشدت پیاس سے نڈھال ہو رہا تھا وہاں ایک فرشتہ کھڑا پایا جو اپنے پاؤں کی ایڑی اس طرح زور سے زمین پر مار رہا تھا کہ گویا کوئی چیز کھود کر نکال رہا ہے۔ حضرت ہاجرہؓ آگے بڑھیں تو انہوں نے وہاں ایک چشمہ پایا جس میں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر بہ رہا تھا۔ ہاجرہؓ جو مارے غم کے دیوانہ ہو رہی تھیں ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فوراً بچہ کو پانی دیا اور اس خوف سے کہ پانی ضائع نہ ہو جائے اس کے اردگرد منڈیر بنا دی اور اسے ایک حوض کی صورت میں بنا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ”خدا تعالےٰ ہاجرہؓ پر رحم کرے۔ اگر وہ اس پانی کو نہ روکتی تو وہ ایک بہنے والا چشمہ ہو جاتا۔“

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ”حج میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (یعنی دوڑنا) ہاجرہؓ ہی کی مقدس یادگار ہے۔“ (بخاری کتاب بدء الخلق)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہؓ اور فرزند اسمٰعیلؑ کو وادی مکہ میں چھوڑنے کے بعد گاہے گاہے ان کی خبر گیری کے لئے آیا کرتے تھے۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ کوئی بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت ابراہیمؑ نے ایک عجیب رؤیا دیکھی کہ وہ حضرت اسمٰعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔ آپ نے ملک میں انسانی قربانی کے دستور کے مطابق اس خواب کو ظاہری رنگ میں پورا کرنا چاہا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ سے اس کا ذکر کیا۔ اسمٰعیلؑ نے کہا اباجان! ”آپ بے شک وہ کریں جس کا خدا تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ کو باہر لے گئے اور زمین پر لٹا کر ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور وفادار بیٹے نے خاموشی اور مسرت سے اپنی گردن اپنے باپ کے آگے رکھ دی۔ قریب تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری چلا دیتے مگر اس وقت خدا کے فرشتے نے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنی طرف سے اپنی خواب کو پورا کر دیا۔ اب اسمٰعیل کو چھوڑ دے اور اس کی جگہ ایک مینڈھے کو لے کر خدا تعالےٰ کے راستے میں قربانی کر دے کہ ظاہر میں یہی اس کی علامت ہے۔ چنانچہ پھر اسی وقت سے انسانی قربانی بند ہو گئی۔ اور جانوروں کی قربانی کی ابتداء ہوئی۔ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کو اللہ تعالےٰ نے نوازا اور فرمایا وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (صٰفّٰت)

کہ ہم نے اسمٰعیلؑ کو ایک ظاہری قربانی کے بدلے میں ایک عظیم الشان قربانی کو مقرر کر دیا اور اب حج کے موقعہ پر جانور قربان کرنے کا طریق بھی مسلمانوں میں اس مقدس یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

یہ قربانی معمولی قربانی نہیں بلکہ یہ ایک زبردست قربانی ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جب کہ آپ اپنی بیوی اور اپنے شیرخوار معصوم جگر گوشے کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ یقیناً خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں خواہشات جذبات اور احساسات کی یہ زبردست قربانی ہے۔ پھر جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس چیز کا اظہار کیا وہاں حضرت ہاجرہؓ نے بھی محض اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی خاطر اس پر توکل کرتے ہوئے کمال اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ صرف خداوند تعالےٰ کی رضا کے لئے ہی ایسی تکالیف برداشت کیں کہ جن کا تصور کرتے ہوئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل پسیج جاتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ فرمانبردار میاں بیوی کے فرمانبردار فرزند نے ایک نوشیر خوارگی کے زمانہ میں بھی اور دوسری مرتبہ جب کچھ معمولی ہوش سنبھالی۔ لیکن پھر بھی کامل بلوغت کو نہ پہنچے تھے۔ اپنے باپ کے خواب بیان کرنے پر کمال اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

ان تین وجودوں نے جس قربانی کا مظاہرہ کیا اور جس رنگ کا عظیم الشان اخلاص پیش کیا اس میں ہمارے سارے طبقوں کے لئے کامل نمونہ ہے۔ بزرگوں اور والدین کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی قربانی میں اور مستورات کے لئے حضرت ہاجرہؓ کی قربانی میں اور بچوں کے لئے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی میں سبق ہے۔ پس آئیے اس عید الاضحیہ کے موقعہ پر ہم یہ عزم کریں کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے دین کی اشاعت کی خاطر اپنے جذبات کی، احساسات کی اور خواہشات کی، بیوی اور بچوں کی جانوں اور مالوں کی غرضیکہ ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت و سلامتی کیلئے

درویشان قادیان کی طرف سے دردمندانہ دعائیں اور عقیدت نامہ

حضرت امام ہمام متعنا اللہ بطول حیاتہٖ کے روح پرور رقت انگیز پیغامات اخبار کی گزشتہ اشاعت میں درج ہوکر احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ ہر دو پیغامات اس قابل ہیں کہ ان کو بار بار پڑھا جائے۔ اللہ اللہ اس شدت کی بیماری میں بھی حضور انور کی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق کس قدر محکم یقین اور پختہ ایمان ہے حضور چاہتے ہیں کہ اس قسم کا پختہ ایمان جماعت کے جملہ افراد کے دلوں میں بھی پیدا ہو۔ جس کے بعد اکناف عالم میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا پروگرام زیادہ ہمت اور پختہ عزم کے ساتھ جاری رہے۔ اس سلسلہ میں جماعت نے جس قدر نمایاں ترقی اب تک کی ہے۔ وہ بلاشبہ نظام خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔ پس اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جماعت کے جملہ افراد کا اس بابرکت نظام سے وابستہ رہنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان پیغامات میں دوسرے نمبر پر حضور نے اسی اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے

اور اس لحاظ سے کہ آخری زمانہ میں اسلام کا نور جس مقدس سرزمین سے دوبارہ چمکا وہ قادیان کی بستی ہے۔ اور اس بابرکت مقام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بہت سے وعدے ہیں۔ اسلئے حالیہ بیماری کے حملہ میں حضور قادیان کو خاص رقت سے یاد فرماتے ہیں ——

ادھر دیگر جماعتوں کی طرح مقامی طور پر درویشان قادیان نے پرسوز اجتماعی اور انفرادی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا ہے —— علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر دو مذکورہ پیغامات پڑھنے کے بعد اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے آقا کے حضور حسب ذیل عقیدت نامہ ارسال کیا۔ جسے ۲۹ مئی بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں منعقدہ ایک غیر معمولی اجلاس میں مکرم چوہدری فیض احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے پڑھ کر سنایا اور تمام درویشان نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت عالیہ میں روانہ کرنے کی رائے دی:۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

سیدنا وامامنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدنا! سب سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر بخشے اور حضور کا سایۂ عاطفت اور دستِ کرم ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام پیشگوئیاں اور وہ تمام عظیم الشان نشانات ظہور پذیر ہوں جو حضور کی ذات والا صفات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آمین۔

سیدنا! حضور کے دو پیغامات الفضل کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں جن میں حضور نے اپنے لاکھوں خدام کو زریں نصائح سے نوازا ہے۔ اور وہ قیمتی اصول متعین فرمائے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر جماعت احمدیہ اسلام کے جھنڈے کو بلند کر سکتی ہے۔ اور ترقی کی منازل بھی طے کر سکتی ہے

ہمارے پیارے آقا! حضور کے جو تمام ناچیز غلام یعنی جملہ درویشان قادیان یہ عہد کرتے ہیں اور حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ حضور انور نے جو کچھ ان پیغامات میں ارشاد فرمایا ہے۔ ہم ان کے ایک ایک لفظ ایک ایک اشارے اور ایک ایک کنایہ پر عمل کریں گے۔ اور اسلام و احمدیت کی سربلندی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ اور شیطان کا سر کچلنے کے لئے احمدیت ہم میں سے جن قربانیوں کا مطالبہ پیش کرے گی۔ ہم بلا پس و پیش حاضر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے آقا! ہم سب خلافت حقہ پر دل و جان سے ایمان اور یقین رکھتے ہیں اور ہم ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستگی اختیار کریں گے اور خلافت کے منکرین کی ریشہ دوانیوں کے خلاف ہمیشہ نبرد آزما رہیں گے۔ ہم نے خلافت سے وابستگی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں زندہ نشانات دیکھے ہیں۔ اور ہم علیٰ وجہ البصیرت ان کے گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

ہم پھر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین

ہم ہیں حضور کے ناچیز غلام
جملہ درویشان قادیان

(بدر)

یوم خلافت کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسے

کھوکھر غربی

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کھوکھر غربی میں مورخہ ۲۷/۵/۵۹ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم ملک اسد اللہ خانصاحب نے کی نظم ملک عزیز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھی۔ بعد ازاں ملک منور احمد صاحب نے برکات خلافت پر الفضل سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر ملک محمد حسین صاحب نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ سب سے آخر محترم مولوی صدیق صاحب نے خلافت کے نظام کو از روئے قرآن کریم احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واضح فرمایا اور بتایا کہ جب تک نظام خلافت کسی قوم میں قائم رہا۔ وہ ترقی کرتی رہی۔ جو بھی اس بابرکت نظام سے محروم ہو گئے۔ تمام قسم کی ترقیوں سے محروم ہو گئے۔ بلکہ مٹ گئے۔

آخر پر حضرت امیر المومنین کے لئے دعا کی گئی۔

(ملک سلطان علی پریذیڈنٹ کھوکھر غربی ضلع گجرات)

رلیوکے

۲۷/۵/۵۹ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت چوہدری شریف الدین صاحب نمبردار جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم چوہدری رشید احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مضمون خلافت کے متعلق پڑھ کر سنایا

بعد ازاں چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے برکات خلافت پر تقریر کرتے ہوئے خلافت کی قولی و عملی کے ساتھ قدر کرنے اور اس کے ساتھ کامل وابستگی رکھنے کی تلقین کی۔

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار حکیم عطاء الرحمن معلم وقف جدید
حلقہ رلیوکے۔ تحصیل ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ

میانی گھوگھیاٹ

جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے علیگ منعقد ہوا۔ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ مخدوم عزیز احمد صاحب ملک عبدالعزیز صاحب قاضی کامل دین صاحب اور مخدوم محمد الطاف احمد صاحب اور صاحب صدر نے برکات خلافت اور اس کی اہمیت پر مضامین پڑھے۔ اور تقاریر کیں

محمد خلیل الرحمان
سیکرٹری مال میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا

مرالہ

۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت چوہدری شاہ محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید چوہدری محمد صالح صاحب نے کی اس کے بعد چوہدری شاہ محمد صاحب نے خلافت پر تقریر کی۔ اور جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے خاص دعا کی گئی۔

سمیع محمد
قائد خدام الاحمدیہ جماعت مرالہ

اورحمہ

۲۷/۵/۵۹ کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مولوی محمد دین صاحب منعقد ہوا۔ محمد حیات صاحب نے تلاوت کی۔ اللہ بخش صاحب محمد اسلم صاحب شاد اور چوہدری احمد علی صاحب نے تقاریر کیں۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد حضور پر نور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی اجتماعی دعا کی گئی۔

نذر محمد قائد خدام الاحمدیہ اورحمہ

دنیاپور

۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور خاکسار نے برکات خلافت پر تقاریر کیں۔ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

شیخ محمد منیر احمدی دنیاپور ملتان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

یوم خلافت کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسے

جہلم

مؤرخہ ۲۷/۵/۵۹ کو زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت جہلم احمدیہ مسجد میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل اور نظم شیخ محمد عثمان صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ سید زمان شاہ صاحب نے "سب برکتیں خلافت میں ہیں" مضمون پڑھ کر دوستوں کو سنایا۔ ماسٹر عبد الحکیم صاحب ایم اے نے خلافت کی کی اہمیت پر مضمون پڑھا۔ مکرم مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت نے خلافت یعنی قدرت ثانیہ کا سیاسی نظام "الوصیت" کے مطابق تقریر کی اور دوستوں کو سمجھایا کہ خلافت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اللہ تعالےٰ کس طرح اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ بعض اور دوستوں نے بھی تقاریر کیں۔ آخر میں مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل نے حضرت نواب مبارکہ بیگم کی نظم تحریک دعائے خاص پڑھ کر سنائی ۹½ بجے بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جہلم)

ننکانہ صاحب

مؤرخہ ۲۷ مئی ۵۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا اور خاکسار کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ حافظ قاری فتح محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور چوہدری عبد الحق صاحب عاجز نے الفضل میں سے نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے جلسہ کی اہمیت اور غرض وغایت بیان کی۔ اور اس کے بعد ماسٹر اللہ داد خان صاحب۔ محمد سلیم صاحب غازی۔ رشید احمد صاحب قمر نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد میں خاکسار نے خلافت کی اہمیت وضرورت اور برکات پر تقریر کی اور احباب جماعت کو نظام خلافت سے وابستہ رہنے اور خلافت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی نصائح کیں۔ جلسہ میں حاضری اچھی تھی۔ ۹½ بجے شب دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(عبد الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

گوجرانوالہ

مؤرخہ ۲۷ مئی گوجرانوالہ میں یوم خلافت منایا گیا۔ اس سلسلہ میں مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم منیر الدین احمد صاحب شاہد نے تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد حسین صاحب فاضل نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور مثالوں سے بڑے اچھے انداز میں خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد ایک دوست نے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم احباب کو سنائی۔ پھر مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل نے "برکات خلافت" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی بہت سی برکات بیان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود پاک کو پیش کیا اور بتایا کہ حضور کے وجود سے جماعت کو کس قدر فوائد پہنچے ہیں۔

آخر میں صدر جلسہ جناب میر محمد بخش صاحب امیر جماعت کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت گوجرانوالہ)

انور آباد

بعد نماز عشاء جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ انور آباد کی زیر صدارت "یوم خلافت" منایا گیا جس کی مختصر ذیل کارروائی ہے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم حکیم عبد الکریم صاحب رندنے فرمائی۔ نظم مکرم معلم محمود احمد صاحب تبسم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور اس کے بعد مکرم حکیم عبد الکریم صاحب رند نے یوم خلافت کے منانے کی غرض اور خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تمام احمدی احباب جلسہ میں حاضر تھے۔ اختتام جلسہ پر صدر صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعا کی تحریک کی۔ اس موقعہ پر بھی حضور کی صحت اور عمر دراز ہونے کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔ (علی اصغر امیر ومعتمد مجلس خدام الاحمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ)

چک ۶۹ R.B

۲۷ مئی بعد نماز عشاء زیر صدارت مولوی عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی خدا بخش صاحب نے کی۔ ازاں بعد مولوی خورشید احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار اور مولوی عبد الرحیم صاحب صدر جلسہ نے خلافت حقہ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا۔ (رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک $\frac{69}{R.B}$)

دادو

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بوقت ¾ ۹ بجے قبل از دوپہر زیر صدارت حافظ عبد الحکیم صاحب پریذیڈنٹ انجمن ہذا یوم خلافت منایا گیا۔ سب سے پہلے حافظ صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت کی۔ پھر راشد صاحب اور ظفر احمد صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے اہمیت وبرکات خلافت پر تقریر کی۔ اور قرآن شریف کی آیات ومعقول دلائل سے خلافت کی اہمیت وبرکات کو واضح طور پر بیان کیا۔

پھر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے زمانۂ خلافت کے کارہائے نمایاں مختصر طور پر حاضرین کے سامنے بیان کئے۔ اس کے بعد صاحب صدر کی قیادت میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی کامیابی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور لمبی عمر کے لئے گریہ وزاری سے دعا کی گئی۔ ½ ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ (رانا چراغ الدین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ دادو سندھ)

چک ۲۷۵ R.B

مؤرخہ ۲۷ مئی کو جلسہ "یوم خلافت" زیر صدارت چوہدری رحمت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ چوہدری صادق احمد صاحب اور چوہدری محمد احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت اور برکات سے متعلق تقاریر کیں۔ مقامی جماعت کے تمام احباب اور خواتین کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

(علی محمد قائد خدام الاحمدیہ چک $\frac{275}{R.B}$ ضلع لائلپور)

مسجد فرانکفورٹ

مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃ

ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کے لئے عارضی دنیا میں بھی نہایت آرام دہ اور صاف ستھرا مکان ہو۔ پس اخروی اور دائمی زندگی میں جنتی گھر کی کس کو خواہش نہ ہوگی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے تعمیر مساجد کے عالمگیر پروگرام کے تحت اس وقت فرانکفورٹ (جرمنی) میں ایک مسجد زیر تعمیر ہے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس دنیا کے عارضی گھر پر جنت کے دائمی گھر کو مقدم رکھیں۔

جو دوست وعدے پیش کر چکے ہیں انہیں جلد سے جلد رقم ادا کرنے کا انتظام فرمانا چاہیئے ـــــ جو دوست اپنے مرحوم رشتہ داروں کو ایصال ثواب کے لئے اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینا چاہیں وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں

جو دوست دائمی دعا کی تحریک کے لئے اپنا یا اپنے رشتہ داروں کا نام مسجد کی عمارت میں کندہ کروانا چاہیں وہ کم از کم فی کس مبلغ ۱۵۰ روپے چندہ ادا فرمائیں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایک نہایت ضروری اعلان

انیس ۱۹ سالہ تحریک جدید کے مجاہدوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پریس نے کتاب چھاپ کر سلائی وغیرہ اور جلد کے لئے جلد ساز کے حوالہ کر دی ہے۔ جلد ساز نے کہا ہے کہ وہ ۱۵ جون سے کتاب دینا شروع کر دیں گے۔ پس جس طرح کتاب جلد ہو کر دفتر کو ملتی جائے گی۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالےٰ ان جماعتوں یا افراد کو جنہوں نے دینے کے لئے کتاب ریزرو کرائی ہے۔ ریلوے پارسل یا بذریعہ ڈاک اخراجات ڈاک کے لئے وی پی ہوتی رہے گی۔ اور جو احباب ربوہ عید کے لئے تشریف لائیں گے۔ وہ اگر اپنی جماعت یا اپنے لئے لینا چاہیں گے ان کو دستی دیدی جائے گی۔

یہ کتاب مفت لینے کا ان کو حق ہے جو متواتر انیس ۱۹ سال تک اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرتے رہے۔ اور ان کا نام کتاب میں شائع ہو چکا ہے۔

(برکت علی خان (پنشنر) وکیل المال تحریک جدید)

مغربی پاکستان میں کپاس کی پیداوار ساتفی صد کم ہوگئی

کمی کا سب سے بڑا سبب نہری پانی کی ناکافی اور بے قاعدہ فراہمی ہے

کراچی ۱۱ جون - مغربی پاکستان میں کپاس کی کاشت سے متعلق ایک جائزے میں بتایا گیا ہے کہ ۵۹-۱۹۵۸ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبہ میں ۲ء۲ فی صد اور پیداوار میں ۱ء۷ کی کمی واقع ہوئی۔

اس کمی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ مغربی پاکستان میں کپاس کی تخم ریزی کے وقت نہری پانی کی فراہمی ناکافی اور بے قاعدہ تھی۔

۵۹-۱۹۵۸ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبے کا آخری تخمینہ ۳۲ لاکھ ۷ ہزار ایکڑ ہے جس میں سے ۲۷ لاکھ ۲۸ ہزار ایکڑ پر امریکی اور پانچ لاکھ ۷۹ ہزار ایکڑ پر امریکی اور پانچ لاکھ ۷۹ ہزار ایکڑ پر دیسی کپاس بوئی گئی۔ اس کے برعکس گزشتہ سال ۳۵ لاکھ ۷۲ ہزار ایکڑ پر کپاس بوئی گئی تھی۔ جس میں سے تیس لاکھ دو ہزار ایکڑ پر امریکی اور پانچ لاکھ ۷۱ ہزار ایکڑ پر دیسی کپاس کی کاشت کی گئی۔ یعنی گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال زیر کاشت رقبہ میں ۲ء۷ فی صد کمی ہوئی۔

مغربی پاکستان میں کپاس کی کاشت میں عام کمی کا سبب ایک حد تک یہ ہے کہ لاہور ملتان اور راولپنڈی اور بہاولپور ڈویژنوں میں تخم ریزی کے وقت نہری پانی کی فراہمی ناکافی اور بے قاعدہ تھی۔ اس کے علاوہ دیسی کپاس کی قیمت گر گئی ہے۔ اور زمین کو خریف کی دوسری فصلوں کے لئے استعمال کیا جانے لگا ہے۔ راوی اور چناب میں سیلاب کی وجہ سے بھی کئی ڈویژنوں میں کپاس کی فصل کو نقصان پہنچا ہے۔

۵۹-۱۹۵۸ء میں روئی کی پیداوار کا تخمینہ ۱۵ لاکھ ۷۰ ہزار گانٹھیں ہے جس میں سے تیرہ لاکھ ستر ہزار گانٹھیں امریکی روئی کی ہیں اور ایک لاکھ ۷۷ ہزار گانٹھیں دیسی روئی کی ہیں۔ اس کے برعکس گزشتہ سال روئی کی ۱۶ لاکھ ۲۶ ہزار گانٹھیں پیدا ہوئی تھیں۔ جن میں ۱۴ لاکھ ۷۰ ہزار گانٹھیں امریکی روئی کی تھیں۔ اور دو لاکھ ۱۹ ہزار گانٹھیں دیسی روئی کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال پیداوار میں ۱ء۷ فی صد کمی ہوئی۔ امریکی اقسام کی روئی کی پیداوار میں ۳ء۵ فی صد اور دیسی کی مقدار میں ۱۹ء۱۲ فی صد کمی ہوئی ہے۔

مشرقی پاکستان کے برعکس مغربی پاکستان میں روئی کی پیداوار میں بالعموم کمی ہوئی ہے اس کا سبب زیادہ تر یہ ہے کہ فصل پر کیڑوں مکوڑوں نے حملہ کر دیا اور کھیتوں کو سیلاب سے شدید نقصان پہنچا۔ مشرقی پاکستان میں پیداوار کے اضافے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ موسمی حالات اس کے لئے سازگار تھے

فلاسفی ڈاکٹریٹ کیلئے نئے قواعد

لاہور ۱۱ جون - گورنر مغربی پاکستان نے ڈاکٹر آف فلاسفی (اورنٹیل فیکلٹی) کی ڈگری کے امتحان کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی کے ضابطہ میں ترمیم منظور کی ہے۔

ترمیم شدہ ضابطے کی رو سے امیدوار اپنا مقالہ اکیڈمک کونسل کی منظوری کے بعد ۳ سال کے اندر پیش کرے گا۔ تاہم متعلقہ بورڈ آف سٹڈیز کو اختیار ہوگا کہ وہ امیدوار کے کام کی رفتار کے بارے میں صدر شعبہ کے توسل سے پروانہ کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اس مدت میں توسیع کر دے۔ اس کے لئے دو خارجی ممتحن ہونگے جو مقالہ اور جوابات پڑھنے کے بعد اور اس امر کا اطمینان کر لینے کے بعد کہ اسے امیدوار ہی نے لکھا ہے اپنی رپورٹ سنڈیکیٹ کو پیش کر دیں گے۔ جس میں یہ درج ہوگا۔ کہ آیا ان کے خیال میں امیدوار اس قابل ہے کہ اس کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی جائے گی۔

اگر دونوں ممتحنوں میں کسی بات پر اختلاف رائے ہو تو سنڈیکیٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ تیسرا ممتحن مقرر کرے اور اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرے کہ ڈگری دینی چاہیئے یا نہیں۔ اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ پی ایچ ڈی کی ڈگری اور سینئر ڈاکٹریٹ کے لئے ممتحن بیرونی ممالک سے مقرر کئے جائینگے لیکن کلاسیکی زبانوں یا پاکستان سے متعلقہ مضامین کے سلسلے میں ایک ممتحن پاکستان سے ہی مقرر کیا جائے گا۔

عید پر چاول کا زائد کوٹہ

لائل پور - ۱۱ جون - ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر لائلپور نے اعلان کیا ہے۔ کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر لائل پور کے شہریوں میں بالغوں کے لئے چار چھٹانک فی کس اور بچوں کے لئے دو چھٹانک فی کس چاول تقسیم کیا جائے گا۔ یہ کوٹہ ۱۴ جون سے عید تک حاصل کیا جا سکے گا۔

عراق سے تونس کا اقتصادی سمجھوتہ

بغداد ۱۱ جون - تونس کے ناظم الامور مقیم عراق مسٹر محمد المشلوی نے کہا ہے کہ عراق اور تونس کے درمیان تعلقات انتہائی دوستانہ ہیں۔ اور تونس کی نظر میں اہل عراق اور وزیر اعظم عبد الکریم قاسم کی بڑی عزت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تونس کا ایک اقتصادی وفد جلد ہی بغداد پہنچ کر دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی سمجھوتہ طے کرے گا

سوئی گیس مغربی پاکستان کے مزید شمالی شہروں تک پہنچائی جائیگی

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن دولت مشترکہ کی مالیاتی کمیٹی سے قرضہ حاصل کرے گی

کراچی ۱۱ جون - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن آج کل اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ سوئی گیس کی پائپ لائن کو مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں واقع مزید شہروں میں پہنچا دیا جائے۔ اب تک اس پائپ لائن کی ملتان تک توسیع ہو چکی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس تجویز کے سلسلہ میں پی آئی ڈی سی اور برما آئل کمپنی کے درمیان کچھ ابتدائی بات چیت ہو بھی چکی ہے۔ اس پروگرام کے تحت گیس کی پائپ لائن کو مغربی پاکستان کے دوسرے اہم صنعتی شہروں تک پہنچایا جائے گا۔ اور ان شہروں میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ پی آئی ڈی سی اور برما آئل کمپنی کے درمیان اس سلسلہ میں مزید بات چیت جلد ہی ہونے والی ہے

انہی ذرائع سے مزید معلوم ہوا ہے کہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے دولت مشترکہ کی ڈیویلپمنٹ فنانس کمپنی سے کہا ہے کہ وہ کارپوریشن کے بعض ترقیاتی اور تعمیری منصوبوں کو مکمل کرنے کی خاطر اسے مزید قرضہ مہیا کرے۔ توقع ہے کہ فنانس کمپنی کا ایک افسر جلد ہی کراچی آئے گا۔ اور ان منصوبوں کے بارے میں موقع پر تحقیقات اور بات چیت کرے گا۔ جس سے کمپنی کے دلچسپی لینے کا امکان موجود ہے۔

پی آئی ڈی سی کے ڈائرکٹر مسٹر محمد ایوب انہی دنوں جب لندن گئے تھے تو انہوں نے کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر سے قرضہ مہیا کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی بات چیت کی تھی اور انہیں کارپوریشن کے ان تعمیراتی منصوبوں سے تفصیلاً آگاہ کیا تھا۔ جس کے لئے کمپنی سے روپیہ حاصل کرنا مقصود ہے۔ اب اس کمپنی کا عہدیدار جب آئے گا تو اس سلسلہ میں مزید بات چیت کی جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کمپنی نے اس سے قبل بھی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے بعض منصوبوں میں روپیہ لگایا ہے۔ یہ روپیہ پٹ سن کے ایک کارخانے میں اور سوئی گیس کی ٹرانسمشن لائن تعمیر کرنے میں لگایا گیا ہے۔

خوراک و زراعت کی مشاورتی کمیٹی

کراچی ۱۱ جون - مرکزی وزارت زراعت و خوراک نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی ہے۔ جو کاشتکاروں اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم رکھے گی اور زراعت کی ترقی و توسیع کے لئے مشورے دے گی۔ مرکز خوراک و زراعت کے وزیر کمیٹی کے چیرمین اور سیکرٹری پیر احسن الدین وائس چیرمین ہوں گے۔ کمیٹی میں چودہ افسر اور چھبیس غیر سرکاری ارکان شامل ہوں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

جو معاشرہ میں اقتصادی توازن قائم کرنے کے لئے اسلام کے مقرر کردہ اصولوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ البتہ ہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگرچہ اسلام نے اسلامی حکومت کو جو قانونی اختیارات دئیے ہیں۔ وہ انسانی فطرت کے لحاظ سے تمام انسانی بنائے ہوئے قانونوں سے بہتر اور ارفع ہیں اور ان کی پابندی انسانی زندگی کو جنت بنا سکتی ہے۔ لیکن اسلامی نظام کی حقیقی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اور وہ تقویٰ کے بغیر کسی معاشرہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تاہم یہ بھی درست بات ہے کہ اسلامی قوانین تقویٰ کو باعث تقویت ہوتے ہیں۔ اور اگر حکومتی سطح پر ان پر عمل درآمد شروع کیا جائے تو اس سے ضرور فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ نہ صرف پاکستان - نہ صرف تمام اسلامی ممالک میں بلکہ تمام دنیا میں قرآنی نظام قائم ہو جائے۔ لیکن ہمیں قرآن کریم کے پہلے الفاظ نظر انداز نہیں کرنے چاہئیں۔ اور ان کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ۔

کراچی ۱۱ جون سرکاری ذرائع نے کھاردی روزنامہ سٹیٹسمین میں شائع ہونے والی اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ حکومت نیپال نے حال ہی میں ایک پاکستانی طیارے کا کھٹمنڈو میں اترنے کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا تھا ان ذرائع نے کہا کہ اب تک حکومت نیپال نے کسی پاکستانی طیارے کو کھٹمنڈو روانہ ہونے پرواز کی اجازت نہیں دی ہے۔

بعض سرکاری ملازموں کو رخصت کی رعایت

لاہور ۱۱ جون - حکومت مغربی پاکستان نے ان سرکاری ملازموں کو ایک ماہ کی اتفاقی رخصت لینے کا حق دیا ہے جو ایسے مقامات پر تعینات ہیں۔ جہاں تمام سہولتوں کی کمی ہے۔ ان ملازمین کو بیک وقت ایک ماہ کی اتفاقی رخصت لینے کی بھی اجازت ہوگی۔

غیر قابض دعویداروں کو معاوضہ کی ادائیگی اکتوبر سے شروع ہوگی

قابض دعویداروں کے دعاوی کا تصفیہ اکتیس جولائی تک ہو جائیگا

کوئٹہ ۱۲ جون۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے بتایا ہے کہ جن مہاجرین کے دعاوی منظور ہو چکے ہیں لیکن جن کے قبضے میں کوئی متروکہ جائداد نہیں ہے انہیں معاوضہ کی ادائیگی اکتوبر سے شروع کر دی جائے گی۔ معاوضہ کی شرح تصدیق شدہ دعاوی کا چالیس فیصد ہوگی۔ اور یہ معاوضہ نقد یا جائداد کی صورت میں۔ یا دونوں صورتوں میں دیا جا سکتا ہے۔

سید ہاشم رضا نے مزید بتایا کہ ایسے دعویداروں کے دعاوی کا تصفیہ اکتیس جولائی تک کر دیا جائے گا جو متروکہ املاک پر قابض ہیں۔ آپ نے کہا کہ قابض دعویداروں کے نام مستردکہ جائداد منتقل کرنے کے بعد جو جائداد باقی بچے گی اس کی فہرست شائع کر دی جائے گی اور اسے غیر قابض دعویداروں کے نام قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کیا جائے گا۔

سید ہاشم رضا نے مزید بتایا کہ کوئٹہ اور قلات کے علاقے میں متروکہ جائداد کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے کچھ اوپر ہے اور یہاں دعوے داروں کی تعداد سات سو سے زیادہ نہیں اس لئے امید ہے کہ ہر اس دعویدار کو مکان یا دکان مل جائے گی جس نے فارم اے داخل کیا ہے۔

ایک سوال پر آپ نے کہا کہ زرعی اراضی کے دعوے داروں کو پورا معاوضہ دیا جائے گا۔ آپ نے خبردار کیا کہ جن لوگوں کو زرعی زمین الاٹ ہو چکی ہے اگر انہوں نے مقررہ تاریخ تک قبضہ نہ لیا تو وہ معاوضے کے حق سے محروم ہو جائیں گے۔ مسٹر ہاشم رضا اتوار کو کراچی روانہ ہو جائینگے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق سیٹلمنٹ کا محکمہ ان دعویداروں کو ایک دو روز تک معاوضے کی کتابیں بھیج دیگا۔ جنہوں نے اکتیس مئی ۱۹۵۹ء تک فارم اے داخل کر دیئے تھے۔ کراچی اور مغربی پاکستان کے دوسرے تمام اہم شہروں میں سیٹلمنٹ مراکز کو یہ کتابیں ۹ جون کو روانہ کر دی گئی تھیں۔ مشرقی پاکستان اور بقیہ شہروں کو تین دن کے اندر معاوضے کی کتابیں پہنچ جائیں گی۔

سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق اکتیس مئی ۱۹۵۹ء تک گجرات، جہلم، سرگودھا، اور ڈیرہ غازی خاں کے چار اضلاع کو چھوڑ کر مغربی پاکستان میں دو لاکھ تیس ہزار سے زائد فارم اے داخل کئے گئے۔ +

ایک ہزار سکھ یاتریوں کی جماعت واپس چلی گئی!

پاکستانیوں کے خلوص، گرمجوشی اور مہمان نوازی کا اعتراف

لاہور ۱۲ جون قریباً ایک ہزار بھارتی سکھ جو گذشتہ دنوں سے لاہور اور شیخوپورہ میں اپنے مقدس مقامات میں مذہبی رسوم ادا کر رہے تھے۔ وہ واپس چلے گئے۔ اور سکھوں نے اہل لاہور کی مہمان نوازی اور پاکستانی حکام کے فراخدلانہ تعاون کی بڑی تعریف کی ہے۔

لاہور میں قیام کے دوران ان سکھوں نے ڈیرہ صاحب میں متعدد مذہبی رسوم میں شرکت کی ایک سو سے زائد سکھوں نے ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ) میں اپنے روحانی پیشوا بابا گورو نانک کے جنم استھان کی یاترا کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ پاکستانی حکام نے ان کی یہ آرزو پوری کر دی اور انہیں ننکانہ صاحب جانے کی اجازت دے دی۔

روانگی سے پیشتر سکھ یاتریوں کی جماعت کے ڈپٹی لیڈر سردار امر سنگھ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران پاکستانی حکام کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ان حکام نے سکھ یاتریوں کو اپنی مذہبی رسومات سرانجام دینے میں ہر ممکن اعانت کی ہے۔

سکھ یاتریوں کے ڈپٹی لیڈر نے پاکستان اور بھارت کے درمیان بہتر اور خوشگوار تعلقات کے قیام کی ضرورت پر زور دیا اور خیال ظاہر کیا کہ اس طرح دونوں ملک تیزی کے ساتھ خوشحالی و ترقی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں آپ نے کہا "دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان بہتر تعلقات کے قیام و فروغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے والے یاتریوں اور زائرین کی تعداد پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے اور ان کے بار بار آنے جانے کا انتظام کیا جائے آپ نے کہا "پاکستانی حکام نے ایک سو سے زائد سکھوں کو ننکانہ صاحب جانے کی اجازت دیکر جس فراخدلی کا اظہار کیا ہے ہم اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ پاکستانی حکام نے نہ صرف ان سکھوں کو فوری طور پر ننکانہ صاحب جانے کی اجازت دے دی بلکہ انہیں سفر کی سہولتیں بھی مہیا کیں۔ اسکے علاوہ ڈیرہ صاحب میں شدید گرمی سے بچنے کے لئے برقی پنکھے مہیا کئے گئے۔ سکھ یاتریوں کو کھانے پینے کی اشیاء مہیا کرنے کے لئے جو انتظامات کئے گئے۔ وہ بھی بڑے قابل تعریف تھے۔ آپ نے مقدس مقامات کے تحفظ سے متعلقہ کمیٹی کا بھی شکریہ ادا کیا جس نے سکھ یاتریوں کے اعزاز میں متعدد تقاریب کا اہتمام کیا۔

سکھ یاتریوں کے پارٹی لیڈر سردار سیموہن سنگھ رامن نے اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا اہل لاہور نے جس خلوص گرمجوشی اور مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا ہے ہم اس سے بہت متاثر ہوں۔ ہم نے اپنے اس مختصر سے قیام کے دوران ذرا اجنبیت محسوس نہیں کی۔

امریکی سفری ہسپتال کا دورہ

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ امریکہ کا ایک بڑا بحری جہاز جو مکمل ہسپتال ہے۔ جلدی پاکستان آئے گا اس میں سینکڑوں مریض رکھے جا سکیں گے۔ اور بیس ڈاکٹر ہوں گے۔ جس میں ایکس رے، نفسیات اور اعصابی علاج کے ماہرین بھی شامل ہونگے یہ جہاز جس کا نام کنونشن ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے مختلف علاقوں میں دورہ کرتے ہوئے پاکستان آئے گا۔ اور ہر ملک میں چار ماہ رہے گا۔

چار عراقی افسروں کو سزائے موت

قاہرہ ۱۲ جون۔ قاہرہ ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ بغداد کی فوجی عدالت نے چار عراقی افسروں کو سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ ان پر موصل کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کا الزام تھا۔ پانچ دوسرے افسروں کو عمر بھر کی قید سخت کی سزا بھی دی گئی ہے۔

حکومت کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں مجموعی طور پر چالیس افسروں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے جن میں سے بیس کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔ مگر اس وقت تک صرف چار افسروں کو پھانسی دی گئی ہے۔ باقی افسروں کو مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دی گئی ہیں +